الدرس الأول
پہلا درس

حالة العرب قبل البعثة
بعثتِ محمدی سے پہلے عرب کی حالت

اُس وقت عربوں کا معروف دین بت پرستی تھا، کیونکہ عرب دینِ حنیف چھوڑ چکے تھے اس لئے بت پرستی کا شکار ہوگئے، اس زمانے کو جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالی کے علاوہ جن بتوں کو پوجا جاتا تھا اُن کے نام تھے: لات، عُزی، مناۃ، اور ہُبل۔ کچھ عربوں کا دین یہودیت، عیسائیت اور مجوسیت بھی تھا۔ ان میں سے بہت ہی تھوڑے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت "ابراھیمیت" پر قائم تھے۔

اقتصادی حالت: صحراء نشین بادیہ جانور پالتے تھے اور چراگاہوں میں چراتے تھے، البتہ دیہاتوں اور شہروں میں رہنے والے زراعت و تجارت میں مشغول رہتے تھے۔ ظہورِ اسلام سے پہلے مکہ مکرمہ جزیرہ عربیہ کا تجارتی مرکز تھا۔ طائف اور مدینہ منورہ جیسے بعض متمدن شہر بھی تھے۔

اجتماعی حالت: اس معاشرے میں ظلم وزیادتی بہت زیادہ تھی، کمزور کا کوئی نہیں مانا جاتا تھا، لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، عزتیں لوٹ لی جاتیں تھیں، طاقتور کمزور کا حق ہڑپ کر جاتا تھا، بلاحدود متعدد عورتوں سے نکاح کیا جاتا تھا، زنا عام تھا، معمولی معمولی باتوں پر قبائل کے درمیان جنگ چھڑ جاتی تھی، بسا اوقات ایک ہی قبیلہ آپس میں لڑ پڑتا تھا۔ اسلام کی آمد سے پہلے جزیرہ عربیہ کے بارے میں یہ مختصر سی تصویر ہے۔

ابن الذبيحين
دوذبیحوں[1] کی اولاد

کثرتِ اولاد اور کثرتِ مال کی وجہ سے قریش آپ ﷺ کے دادا جناب عبد المطلب پر فخر کیا کرتے تھے۔ حضرت عبد المطلب نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالی انہیں دس نرینہ بچے عنایت کرے تو وہ کسی ایک کو بتوں کو راضی کرنے کے لئے ذبح کر دے گا، ان کی آرزو پوری ہوگئی اور اُن کو دس نرینہ بچے عطا ہوئے، جن میں سے ایک حضور اکرم ﷺ کے والد گرامی جناب عبد اللہ بھی تھے۔ جب جناب عبد المطلب نے اپنی نذر پوری کرنا چاہی تو اپنے بچوں کے درمیان قرعہ اندازی کی، تو جناب عبد اللہ کا نام نکل آیا جب عبد المطلب نے آپ ﷺ کے والد گرامی کو ذبح کرنا چاہا تو لوگ آڑے آگئے تاکہ انہیں اس کام سے منع کریں کہیں یہ کام لوگوں میں سنت ورواج ہی نہ بن جائے، بالآخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ عبد اللہ اور دس اونٹوں میں قرعہ نکالا جائے اس طرح یہ حضرت عبد اللہ کا فدیہ بن جائیں گے، جب قرعہ نکالا تو دوبارہ نام حضرت عبد اللہ کا نکل آیا، تو انہوں نے اونٹوں کی تعداد دُگنی کر دی پھر بھی قرعہ میں حضرت عبد اللہ ہی کا نام نکلا، اس طرح اونٹوں کی تعداد بڑھائے گئے اور قرعہ میں نام حضرت عبد اللہ کا نکلتا رہا، بالآخر اونٹوں کی تعداد سو ہوگئی اب قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا، اس طرح جناب عبد المطلب نے سو اونٹوں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے بیٹے عبد اللہ کا فدیہ دیا۔

- باقی بیٹوں کی بہ نسبت جناب عبد المطلب کو حضرت عبد اللہ سے دلی لگاؤ زیادہ تھا بالخصوص سو اونٹ کا فدیہ دینے کے بعد۔ جب حضرت عبد اللہ بڑے ہوئے تو جناب عبد المطلب نے آپ کے لئے بنی زہرہ قبیلے کی بچی "آمنہ بنت وہب" کا انتخاب کیا، اور اُن سے آپ کا نکاح ہوگیا، اور کچھ ہی دن میں حضرت آمنہ کو حمل ہوگیا، حضرت آمنہ کے حاملہ ہونے کے تین ماہ بعد حضرت عبد اللہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام روانہ ہوئے، واپسی میں آپ بیمار پڑگئے، چونکہ بنی نجار آپ کا ننھیالی خاندان تھا اس لئے وہیں رک گئے، وہیں آپ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

- حمل کے مہینے مکمل ہوئے، اور آپ ﷺ کی سوموار کے دن پیدائش ہوئی، البتہ آپ ﷺ کی پیدائش کا مہینہ اور تاریخ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوسکا، ایک روایت کے مطابق آپ کی پیدائش ۹ ربیع الاول کو ہوئی، دوسری روایت کے مطابق بارہ ربیع الاول کو، تیسری روایت کے مطابق رمضان المبارک میں، ان کے علاوہ بھی روایات موجود ہیں اور یہ واقعہ ۵۷۱ء کو ہوا۔ اسی سال کو 'عام الفیل' بھی کہا جاتا ہے۔ {وہ سال جس میں ہاتھیوں والوں نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی}۔

---

(1) حضور اکرم ﷺ کے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک خواب کی وجہ سے اُن کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن اللہ تعالی نے آپ کے بدلے ایک دنبہ بھیج دیا اور حضرت اسماعیل ذبح نہ ہوئے، اور بعد میں جناب عبد المطلب نے آپ ﷺ کے والد بزرگوار کو ذبح کرنا چاہا جو بالآخر پورا نہ ہوا، اِسی لئے آپ ﷺ کو "دوذبیحوں" کی اولاد کہا جاتا ہے۔ {اضافہ از مترجم}۔